بسم الرحمن الرحیم

عنقریب اللہ ہمیں اُنکی زمین اور گھروں کا وارث بنادے گا

ولایہ رقہ کے امیر عسکریِ عام سے انٹرویو

رقہ شہر، جس کے اطراف میں معرکے مسلسل جاری ہیں اور جو کہ احدی الحسنیین (دو بھلائیوں میں سے ایک، یعنی شہادت یا فتح) کے طالبوں کیلئے کھلا میدان، اور مرتدین اور اُنکے حلیفوں کیلئے قبرستان بن چکا ہے۔ جو کوئی موصل کے معرکے کا مشاہدہ کرے گا تو وہ جان لے گا کہ رقہ کا معرکہ مرتدین اور اُنکے مددگاروں کیلئے محض حسرت وندامت ہی کا باعث بنے گا۔ کفار ارضِ اسلام میں سے ایک بالشت پر بھی اُس وقت تک پیش قدمی نہیں کر سکیں گے، جب تک اُنکی ماتم کرنے والیاں اُس خون پر خوب ماتم نہ کرلیں گی جو وہ صلیبی فوجیوں پر فداء ہوتے ہوئے بہائیں گے؛ بالکل اُسی طرح جیسے موصل میں رافضیوں کا خون بہا۔ اور اِس صورت میں بِاذن اللہ کفار کا کوئی گھر ایسا نہیں ہو گا جس میں سے گریہ وزاری کی آوازیں بلند نہ ہوں۔

ربّ تعالیٰ کی مدد اور اُسکی توفیق سے ہم نے رقہ شہر کے امیر عسکری عام کے ساتھ ایک مکالمہ منعقد کیا ہے جس سے مجلّہ رومیہ کے قارئین کو اِس معرکے میں ہمارے بھائیوں کے حالات کے بارے میں آگاہی حاصل ہو گی۔

سوال: ولایت رقہ کی محلِّ وقوع کے لحاظ سے اہمیت، اِسکی حالیہ عسکری صورتحال اور وہاں مجاہدین کی ہمت وحوصلے کی مجموعی کیفیت کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب: الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده... أما بعد:

رقہ شہر کو اسکے محلِّ وقوع اور عسکری حوالے سے بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اور وہ یہ کہ رقہ اُن اولین شہروں میں سے ہے جن پر ربّ تعالیٰ نے مجاہدین کو فتح عطا فرمائی اور پھر انہوں نے اِس میں صافی عقیدۂ توحید کا پرچار کیا اور ہر طرح کے کفر کے خلاف جنگ برپا کی۔ اِس شہر کو دولت اسلامیہ کے پھیلاؤ اور مختلف محاذوں پر خلافت کی سرگرمیوں کیلئے بیس کیمپ کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ رہی محلِّ وقوع کے لحاظ سے اہمیت تو رقہ ترکی کی اراضی اور شام کے اہم علاقوں کے مابین واقع ہے، اور اسے دریائے فرات کی شمالی جانب واقع شہروں کا مرکز ثقل بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

جہاں تک مجاہدین کے ہمت وحوصلے کا تعلق ہے تو وہ الحمد للہ بلند ہیں اور ان میں قتال کا عزمِ صمیم موجود ہے۔ اُن کے سامنے دو کے علاوہ کوئی تیسرا مقصد نہیں، یا تو شہادت پاکر ربّ العالمین سے ملاقات کیلئے روانہ ہو جائیں یا نصرت اور فتح وتمکین سے ہمکنار ہو جائیں، ان شاءاللہ۔

سوال: رقہ پر حملے میں صلیبیوں اور اُنکے ایجنٹوں کے کیا اہداف ہیں؟

جواب: اِس صلیبی حملے کا بنیادی ہدف اسلام اور اہل اسلام کا خاتمہ کرنا اور لوگوں کو توحید کی جانب پلٹنے کے بعد دوبارہ دین سے پھیرنا ہے؛ جب کہ اِس سے پہلے ایک طویل عرصہ ایسا بیت چکا تھا کہ لوگ توحید کو بالکل جانتے تک نہیں تھے۔

اور رقہ پر حملے کے عسکری حوالے سے اہم ترین اہداف یہ ہیں:

- کہ مجاہدین کو ایک مضبوط معاشی اور عسکری مرکز سے دور کر دیا جائے

-کہ مجاہدین کو اُنکے ایک بڑے شہر سے باہر نکال دیا جائے، اس گمان کے تحت کہ اِس سے خلافت کی صفوں میں مسلمانوں کی شمولیت میں کمی آجائے گی۔

-کہ ملحد کردوں کو ترکی کے قریب ایک چھوٹی سی ریاست کے قیام کا موقع اِس گمان کے تحت دیا جائے کہ اِس طرح وہ مجاہدین کے کو یورپ میں داخلے سے روک سکیں گے۔

-کہ صلیبی دریائے فرات کے کنارے پر پہنچ کر اس کے اہم ترین شہر رقہ پر قبضہ کر لیں اور دریائے فرات پر واقع ڈیموں پر اپنا تسلط قائم کر لیں۔

-کہ مغرب و مشرق میں بسنے والوں کو اِس وہم میں مبتلاء کر دیا جائے کہ رقہ پر صلیبیوں اور ملحدوں کا قبضہ، مجاہدین کے لیے کمر توڑ دینے والی ضرب ہو گی اور یہ زمین پر سے خلافت کا وجود مٹانے کیلئے عمل انگیز کا کام کرے گی، لیکن ان شاءاللہ وہ ناکام و نامراد ہی رہیں گے اور خلافت بِاذن اللہ قیامت تک باقی رہے گی۔

سوال: جنود خلافت اور انکے قائدین نے عموماً ولایہ کے اور خصوصاً رقہ شہر کے دفاع کیلئے کیا تیاری کی ہے؟

جواب: ربّ تعالیٰ نے مجاہدین کیلئے قتال، صلیبی حملے کی روک تھام اور اللہ کے دشمنوں میں خوب خونریزی کرنے کے اسباب آسان فرما دیے۔ پس مجاہدین نے شہر پر حملے کی ابتداء میں دشمن کی قوت کو زائل کرنے کیلئے کبھی دفاعی اور کبھی اقدامی حکمت عملی کو اختیار کیا۔ نیز دشمن کے علاقوں میں اور اُن علاقوں میں جہاں دشمن کے داخلے کا امکان زیادہ ہوتا، وہاں کئی جگہ گھات اور کمین بھی لگائیں۔ ان عملیات نے کفار اور مرتدین کی قوت کو بہت زیادہ متاثر کیا، جس کی وجہ سے دشمن کے سپاہیوں کو بے چینی و اضطراب نے گھیر لیا، اُنکے چہروں پر خوف و ہراس کے واضح نقوش ثبت ہو گئے اور اُنکے دلوں میں رعب و دبدبہ بیٹھ گیا۔

مرتدین کی پیشقدمی سے دفاع کا سب سے کامیاب طریقہ یہ ہے کہ اُن علاقوں میں مائن بم نصب کیے جائیں جن میں دشمن کی پیشقدمی کا امکان ہو، اور اُن میں سے بھی محل وقوع کے لحاظ سے اہم علاقے یا وہ علاقے جن میں دشمن اپنے گمان میں فتح حاصل کرنا چاہتا ہے، انکو مائن بم لگانے میں ترجیح دی جائے۔ اِسی طرح اِن طریقوں میں ہلکے اور بھاری اسلحے کے ساتھ لیس سنائپر دستوں کو اہم علاقوں میں یا اُن علاقوں میں جہاں دشمن خود کو چھپا نہیں سکتا پھیلا دینا بھی شامل ہے ، اور عمارتوں اور دیگر اونچی جگہوں میں بھی اُنہیں تعینات کیا جاتا ہے۔

انہی طریقوں میں بارودی گاڑیوں کا استعمال بھی شامل ہے، جن کے ذریعے دشمن کے اُن مجموعوں اور ساز و سامان کو نشانہ بنایا جاتا ہے جن تک دوسرے اسلحے مثلاً مارٹر وغیرہ کا پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں مجاہدین نے اخذ اسباب کے طور پر کیموفلاج کے طریقے بھی اپنائے ہیں۔ نیز انہوں نے شہر کو سیکٹروں اور چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تقسیم کیا ہے جو کہ ہنگامی حالات میں خود اپنے معاملات کو چلائیں گے اور خود ہی اہداف کو نشانہ بنائیں گے۔ اِسی طرح ان میں سے ہر ایک علاقے میں علیحدہ سے اسلحے اور غذا وغیرہ کے ذخائر موجود ہیں، تاکہ ہنگامی حالات میں ایک علاقے کو دوسرے علاقے سے اشیاء کی ترسیل کی حاجت نہ رہے اور علاقوں کی شناخت اور صفوں کو ترتیب دینے میں آسانی ہو۔

علاوہ ازیں مجاہدین نے نیا اسلحہ بنانے، اسلحے کی مرمت اور اُسے جدید بنانے کیلئے ورکشاپ قائم کی ہے اِس کے بعد کہ اللہ کے فضل سے دولتِ اسلامیہ کو اللہ نے فضائی اسلحے، ڈرون طیارے، بلڈنگوں اور مورچوں کے خلاف استعمال ہونے والے اسلحے، سنائپر اور سائلنسروں کو جدید اور ترقی دینے کی توفیق دی اور اِسی طرح کا دوسرا اسلحہ، جس کا اللہ نے اپنے مجاہد بندوں پر احسان فرمایا ہے لیکن ہم ابھی اُسے منظرِ عام پر نہیں لے کر آئے۔

سوال: موصل اور اسکے اطراف میں ہمارے مجاہد بھائیوں نے دشمن کو ہلکان کر دینے والی جنگ میں جھونک رکھا ہے، اور کفار نے کئی ایک بار یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ رقہ کے معرکے کے بارے میں بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اِسی طرح طویل اور ہلکان کر دینے والا ہوگا۔ اس پس منظر میں بتایئے کہ موصل کے معرکے نے رقہ کے معرکے پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟

جواب: موصل کے مجاہد بھائیوں نے کفار کے اُن پر یک مشت حملہ کر دینے کے باوجود جس عظیم ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہے اور جس طرح سے اُنہوں نے اللہ کے دشمن مشرکین کو جنگ کا مزہ چکھایا ہے، اُس کے باقی ولایات کے مجاہدین پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ موصل میں ہمارے بھائیوں نے قتال کے کئی نئی طریقے اور تکنیک روشناس کروائی ہیں، جس سے طاغوتی نظاموں میں سے سب سے بڑا نظام پریشانی و حیرت میں مبتلاء ہو گیا ہے، اِسکے باوجود کہ وہ لشکروں کا ایک عظیم اکٹھ بنا چکے ہیں جو کہ جدید ترین اسلحے سے لیس ہے۔ اِسی طرح ربّ تعالیٰ نے اپنے احسان سے موصل میں بھائیوں کو بعض ایسی تکنیکوں کی جانب بھی راہنمائی فرمائی ہے جو دیکھنے میں تو سادہ ہیں لیکن اُن کی بدولت بھائیوں نے کفار اور مرتدین میں خوب خونریزی کی ہے اور اُنہیں انگشت بدندان کر دیا ہے۔

موصل کے بھائیوں کے تجربات سے تمام ولایات کے بھائیوں نے ایمانی اور عسکری حوالوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے ربّ تعالیٰ کے ہاں عذر پیش کر دیا ہے اور اپنے کارناموں سے ہمارے لیے تھکا دینے والا ہدف متعین کیا ہے۔ سو اللہ اُنہیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

ہم دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کو یہ بشارت دیتے ہیں کہ بِاذن اللہ تعالیٰ رقہ کا معرکہ مرتدین اور اُنکے مددگاروں کیلئے کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہوگا، بلکہ یہ صلیب اور اُسکے حاملین کو جلا دینے والی آگ بن جائے گا، اور اِس سے دولت اسلامیہ کو مزید رفعت حاصل ہوگی اور اِسکا پرچم مزید بلند ہوگا۔ اور یہ معرکہ ان شاء اللہ اسلام دشمنوں کو خوب سبق سکھانے والا ہوگا۔

سوال: ہم نے دیکھا ہے کہ صلیبیوں نے کئی بار فضائیہ کے ذریعے اپنے فوجی اتارنے کی کوشش کی ہے، لیکن بعد میں انہوں نے اِن میں سے اکثر کاروائیوں کی ناکامی کا اپنے منہ سے اعتراف کیا ہے، اور یہ اولاً اللہ کے فضل سے اور ثانیاً اُن بھائیوں کی بدولت ممکن ہوا ہے جنہوں نے اِن حملوں کی روک تھام کی۔ اس نوع کی کاروائیوں کی معرکے میں اہمیت اور دشمن کے اِن کا سہارا لینے کے اسباب کے بارے میں بتایئے، اور یہ بھی بتایئے کہ آپ اِن کاروائیوں کا مقابلہ کس طرح سے کرتے ہیں؟

جواب: صلیبی فوج کی یہ پرانی عادت ہے کہ وہ گاہے بگاہے اپنے شکست خوردہ فوجیوں کے حوصلے بلند کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے، اور ایسا وہ اپنی جہاز سازی کی صنعت کو اور فضائیہ کے ذریعے فوجی اتارنے کی کاروائیوں کو جھوٹے میڈیا کے زور پر بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے ذریعے کرتی ہے۔

لیکن فی الحقیقت اُنکی یہ کاروائیاں اُن صحراؤں میں ہوتی ہیں جن میں حیوانات اور جمادات ونباتات کا نام ونشان تک نہیں ہوتا، اور سب جانتے ہیں کہ دولت اسلامیہ کی سرزمین کا ایک وسیع رقبہ ایسے علاقوں پر مشتمل ہے۔ جہاں تک اُن میں سے ناکام ہونے والی کاروائیوں کا تعلق ہے تو ربّ تعالیٰ نے بھائیوں کیلئے کئی علاقوں میں گھات لگانے کے اسباب میسر فرمادیے جن میں وہ مرتدین کے اترنے کا انتظار کرتے، اور ایسے علاقوں میں بھی جن میں صلیبی فوج نے داخل ہونے سے عاجزی ظاہر کردی تھی اور اِس کے بعد فضائیہ کے ذریعے کاروائی کے امکانات موجود تھے۔ ایسے علاقوں میں فرات ڈیم بھی شامل ہے جہاں صلیبی پہلے ہی فضائیہ اور بری راستے سے داخل ہونے میں ناکام ہوچکے تھے۔ یہ تیاریاں، جو ربّ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہوئیں، اُن سے دشمن کی عسکری منصوبہ بندی کے ذمہ داران پر کمر توڑ دینے والی ضرب پڑی ہے، کیونکہ وہ فضائیہ کے ذریعے اور دیگر مکروفریب پر مبنی ہتھکنڈوں کے ذریعے معرکے کو جلد اُسکے نتیجے تک پہنچادینا چاہتے تھے۔

سوال: صلیبیوں اور اُنکے مددگار مرتدین کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: صلیب کے لشکروں اور ہلاک ہونے والی جماعت سے میں یہی کہوں گا، کہ جس طرح ماضی میں مسلمانوں کے غزوات کو اور اُنکے ہاتھوں طاقت کی چوٹی پر پہنچے ہوئے صلیبی لشکروں کی اُنکی اپنی سرزمینوں میں تباہی وبربادی کو تاریخ نے رقم کیا، اور جس طرح ربّ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی کفار کے خلاف کئی مواقع پر نصرت فرمائی اور اُن کے ہاتھوں کفار کو مروایا اور قیدی بنوایا اور اُنہیں اُس حال تک پہنچایا کہ وہ ذلیل اور چھوٹے بن کر مسلمانوں کو جزیہ ادا کرنے کیلئے بھاگتے ہوئے آتے تھے اور اللہ کے مومن بندوں کی اطاعت کیلئے پیش ہوتے تھے؛ تو اللہ اِس دور میں بھی اپنے بندوں سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا، اور ان شاءاللہ عنقریب ہم اُنکی سرزمینوں کے وسط میں ہونگے جس طرح ہم گزشتہ دور میں تھے۔ اللہ ہمیں اُنکی زمین کا اور گھروں کا وارث بنائے گا اور اُن گھروں کا بھی جن کو ہم نے اپنے پیروں تلے روندا بھی نہیں ہوگا۔ یہ سب صرف باتیں نہیں بلکہ فی الحقیقت ہوکر رہے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

سوال: منافقین کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے جو ہماری صفوں میں موجود ہیں، ہمارے بارے میں نتیجے کے منتظر ہیں، کفار کے ہم پر غالب آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور نظامِ جمہوریت کی حکمرانی چاہتے ہیں؟

جواب: ان تمام منافقین سے، جو مسلمانوں کا روپ دھار کر اُنکی صفوں میں چھپے کھڑے ہیں، میں یہ کہوں گا کہ اللہ کے ہاں توبہ کرلو، کھسرانما فوج اور اِسکے اوپر بیٹھے طواغیت تمہارے کسی کام نہ آئیں گے، اور نہ تمہاری کھیل کود سے ہی تمہیں کچھ نفع حاصل ہوگا۔ تم نے ہمیں دیکھا ہے اور تم اچھی طرح جان چکے ہو کہ ہم میدان میں اترنے میں شدید اور قتال میں قوی ہیں، ہمیں جنگ لڑنا بوجھل محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم کسی کافر سے غافل ہوتے ہیں اور نہ ہی ہم کسی مرتد کو بھولتے ہیں، اگرچہ اُسے پکڑنے میں کچھ دیر ہی لگ جائے۔ اور اگر تم یہ گمان کیے بیٹھے ہو کہ حتمی نتیجہ طواغیت کی افواج اور ان میں شامل کفار اور مرتدین کے حق میں ہوگا تو اے نامرادو! یہ محض تمہارا وہم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح کی ضمانت دی ہے اور تمہیں شکست کی وعید سنائی ہے۔ پس اللہ کے ہاں توبہ کرلو اِس سے پہلے کہ تم ہمارے قبضے میں آجاؤ۔ اور تم کفار اور اُنکے مددگاروں کیلئے ہماری شدت کو تو

جانتے ہی ہو۔ تم مسلمانوں کا سا روپ دھار کر اور اُنکا لباس پہن کر ہمارے درمیان خواہ کتنا ہی چھپتے پھرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حقیقت سب کے سامنے ظاہر کردے گا اور تمہاری سیاہ کاریوں پر پڑے پردوں کو چاک کردے گا۔

مختلف محاذوں پر ڈٹے مجاہدین کیلئے ہمارا یہ پیغام ہے کہ اے بھائیو! مجاہدین کے صبر کرنے کے بعد اُنہیں فتح و نصرت کا ملنا ربّ تعالیٰ کی سنتوں میں سے ہے، اور آپ اللہ کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پائیں گے۔ لیکن صبر اور ثابت قدمی صرف کہنے کی باتیں نہیں بلکہ یہ تو اِس طرح ہے جیسے ہاتھ میں انگارے کو تھامنا، یہاں تک کہ اللہ اِس امر کو پایہ تکمیل تک پہنچادے۔ اور آزمائش میں تو وہ ہی ثابت قدم رہتا ہے جو اِس کے اسباب کو اختیار کرے، اور اِن اسباب میں سب سے بہتر ایمان اور تقویٰ ہیں۔

إذا اشتَدَّت رياحُ اليأْس فِينا

جب ناامیدی کا زور بڑھ جائے تو یاد رکھو

سَيعْقُبُ ضيق شِدّتِها الرّخاءُ

کہ اس شدت کی تنگی کے بعد آسانی آئے گی

لنا بالله آمالٌ وسلوى

ہمیں تو اللہ کے ساتھ امیدیں وابستہ ہیں

وعند الله ما خابَ الرّجاء

اور اللہ کے ہاں سے کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں آتا